مسابقتی امتحانات کی معتبریت پر کیوں اٹھ رہے ہیں سوال

دنیا کے سب سے بڑے داخلہ امتحانات میں سے ایک نیٹ کے 5 مئی کو یو جی کے امتحان دینے کے بعد یہ طلبا بڑی بے صبری سے 14 جون کا انتظار کررہے تھے جب ان کی محنت کا نتیجہ آنے والا تھا۔ امتحان کرانے والا ادارہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے اطلاعات بلیٹن نے اِسی تاریخ کا اعلان کررکھا تھا۔ اس امتحان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ امتحان ختم ہونے کے چند گھنٹوں میں ہی طلبہ کو اپنی کارکردگی کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ این ٹی اے لئے گئے امتحان کے صحیح جوابات آن لائن آویزاں کردیتی ہے اور امیدواروں کو کم وبیش اپنی اہلیت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

جب سارا دن پورا ملک اٹھارویں لوک سبھا کے چناوی نتائج میں ڈوب اترا کر سونے کی تیاری کررہا تھا، تب 4 جون 2024 کی رات طب کی پڑھائی کرنے کا خواب دیکھنے والے لاکھوں طلبہ کیلئے کسی ڈراؤنے خواب کی طرح نیٹ یو جی کے نتائج اترے۔

دنیا کے سب سے بڑے داخلہ امتحانات میں سے ایک نیٹ کے 5 مئی کو یو جی کے امتحان دینے کے بعد یہ طلبہ بڑی بے صبری سے 14 جون کا انتظار کررہے تھے جب ان کی محنت کا نتیجہ آنے والا تھا۔ امتحان کرانے والا ادارہ نیشنل ٹیسٹ ایجنسی (این ٹی اے) کے اطلاعات بلیٹن نے اِسی تاریخ کا اعلان کررکھا تھا۔ اس امتحان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ امتحان ختم ہونے کے چند گھنٹوں میں ہی طلبہ کو اپنی کارکردگی کا اندازہ ہوجاتا ہے۔

این ٹی اے لئے گئے امتحان کے صحیح جوابات آن لائن آویزاں کردیتی ہے اور امیدواروں کو کم وبیش اپنی اہلیت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ امتحان کے نتائج سے اس میرٹ اور اس کی بنیاد پر ملنے والے میڈیکل کالج کا پتہ چل سکتا ہے۔ 4 جون کی رات اچانک طلبہ اور ان کے سرپرستوں کے سیل فون کی گھنٹیاں بجنے لگیں اور کسی دھماکہ کی مانند یہ اطلاع شیئر کی جانے لگی کہ این ٹی اے نے نیٹ کے نتیجہ کا اعلان کردیا ہے۔ اس پر یقین کرنا تھوڑا مشکل تھا کیونکہ این ٹی اے نے تو اپنے بلیٹن میں 14 جون کی تاریخ کا اعلان کر رکھا تھا اور ہر سال امتحان کے نتائج کا اعلان کرنے کے گھنٹوں قبل اطلاع دی جاتی ہے کہ نتیجہ آنے والا ہے۔ پھر اس بار ایسی کیا ہڑ بڑی تھی کہ بنا کسی اطلاع کے دس روز قبل ہی یکا یک نتائج کا اعلان کردیا گیا۔

یہ تو دوسرے دن شام تک خبر آنے لگی کہ اس امتحان میں بڑی بدعنوانی ہوئی ہے جس کا مکمل تجزیہ کرنے میں ماہرین کی بھی عقل چکرا جائے گی۔ کیا یہ بات انجانے میں ہوئی کہ نتیجے کا اعلان کرنے کیلئے ایسی تاریخ طے کی گئی جب پورے ملک کا میڈیا انتخابی نتائج کو سمجھنے میں مصروف تھا؟ یہ تو بھلا ہو سوشل میڈیا کا جس نے شروعاتی جھٹکے سے ابھرتے ہی شور مچانا شروع کردیا کہ ہزاروں ذہین طلبہ کے ساتھ گھپلے بازوں نے کھیل کردیا ہے۔

بنا کسی تیاری کے آئے اخبارنویسوں کے سامنے ایک پریس کانفرنس میں این ٹی اے کے ڈائریکٹر ایک صحافی کے اس سوال پر لڑکھڑا گئے کہ امتحان کے نتائج طے شدہ تاریخ سے اتنے پہلے کیوں اعلان ہوگئے؟ سارا تنازعہ صرف 1600 طلبہ سے متعلق ہے، لیکن جانکاروں کے مطابق پچاس ہزار کے قریب امیدواروں کی میرٹ پر اس کا اثر پڑے گا۔ 720 نمبر کے اس امتحان میں گزشتہ برسوں تک زیادہ سے زیادہ دو تین امیدواروں کو ہی پورے نمبر ملتے رہے ہیں۔ اس سال اتنے نمبر پانے والوں کی تعداد 67 ہوگئی۔ ذہانت کے اس دھماکے کا جو سبب افسران نے بتایا، اس میں اتنے جھول ہیں کہ آسانی سے کسی ماہر شخص کے گلے نہیں اتریں گے۔ بدعنوانی کی شروعات فارم بھرنے کے ساتھ ہی ہوگئی۔ فارم بھرنے کی طے شدہ تاریخ 9 فروری سے 9 مارچ تھی۔ بہت سے طلبہ نے آخری دنوں میں فارم بھرنے کی کوشش کی، پر نیٹ کی ویب سائٹ کریش ہوجانے کے سبب کئی طرح کی دقتیں سامنے آئیں اور سرپرستوں کے مطالبہ پر فارم بھرنے کی آخری تاریخ ایک ہفتہ کیلئے بڑھادی گئی۔ بعدازاں بڑے پراسرار طریقے سے فارم بھرنے کیلئے نیٹ کی ویب سائٹ دو دنوں (9 اپریل سے 10 اپریل) کیلئے پھر کھولی گئی۔ یہ جانچ کا موضوع ہونا چاہیے کہ کن حالات میں ان دو دنوں میں پھر سے فارم بھرے گئے اور نئے شامل امیدواروں میں سے کتنے کامیاب ہوئے؟۔

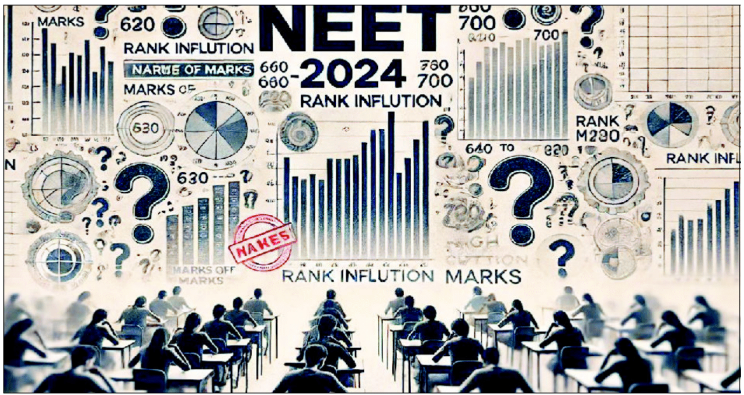

این ٹی اے کے ذریعے جاری نیٹ ٹاپروں کی میرٹ لسٹ میں آٹھ طلبہ کے بالترتیب نمبر ایک ہی سیریز (62-69) میں ہونے پر بھی شکوک کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان میں سے چھ طلبہ نے اوّل رینک حاصل کی ہے اور یہ سبھی ہریانہ کے بہادر گڑھ واقع ایک ہی امتحان مرکز کے ہیں۔ اِن آٹھ میں سے سات طلبہ کے سرنیم فہرست میں نہیں دئے گئے ہیں، جس سے شکوک میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ ان طلبہ کے نیٹ رول نمبر، نام، مارکس اور رینک کا اسنیپ شارٹ سوشل میڈیا پر وائرل ہوچکا ہے، ان آٹھ میں سے چھ طلبہ نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کئے ہیں، جبکہ دیگر دو نے 719 اور 718 نمبرات حاصل کئے ہیں۔ یہ بھی جانچ کا موضوع ہوسکتا ہے کہ ان طلبہ نے بعد میں کھولی گئی ویب سائٹ کے ذریعہ تو داخلہ نہیں لیا تھا؟

این ٹی اے نے اس پر صفائی دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہریانہ کے امتحان مرکز پر طلبہ کا وقت برباد ہوا تھا، جس کے چلتے انہیں معاوضہ کے طور پر ’گریس مارک‘ دئے گئے تھے۔ اِن فیاضانہ نمبروں کا طلسم بھی بڑا پراسرار ہے۔ شک اس بات سے بھی مزید ہوا کہ کئی ریاستوں میں امیدواروں کے وقت کا نقصان ہوا تھا اور ’گریس مارک‘ ہریانہ کے مرکز پر ہی کیوں ہی دیا گیا؟ پھر فارم بھرتے وقت جاری اطلاع کتابچہ میں ’گریس مارک‘ کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ تو کھیل شروع ہونے کے بعد ضابطہ میں تبدیلی جیسا ہے۔

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ بہار اور اتر پردیش کے چند ضلعوں میں امتحان شروع ہونے کے پہلے ہی پیپر لیک ہونے کی افواہیں گشت کرنے لگی تھیں اور دونوں صوبوں میں پولیس نے کچھ لوگوں کو گرفتار بھی کیا تھا۔ چند لوگوں نے این ٹی اے کو میل بھیج کر لیک ہوئے پیپر کی جانکاری بھی دی تھی۔ گزشتہ چند برسوں سے ملک کے نونہالوں کے ساتھ مسابقتی امتحانوں کی شکل میں چھل ہورہا ہے۔

شاید ہی کوئی مسابقتی امتحان ایسا ہوا ہو جس کی شفافیت کو لیکر طلبہ کے من میں شبہ نہ پیدا ہوا ہو۔ ہر بار الزام لگتے ہی امتحان کرانے والی ایجنسی کے افسران سب کچھ ٹھیک ٹھیک ہونے کی دُہائی دینے لگتے ہیں، بعد میں عدالت یا ایڈمنسٹریشن کی سطح پر ان کی قلعی کھلتی ہے اور امتحان دوبارہ کرانا پڑتا ہے۔ اس پورے طریقے عمل میں پیسہ اور وقت کی بربادی تو ہوتی ہی ہے، ہماری نئی نسل کے من میں ملک کے اداروں اور قانون قاعدوں سے اعتماد بھی ختم ہوتا جارہا ہے۔ ان حالات سے بچنے کیلئے یہ ضروری تھا کہ نیٹ کے اس امتحان کی پوری جانچ ہو اور این ٹی اے کے ملزم افسران کو ایسی سزا دی جائے جو مستقبل میں دوسروں کیلئے سبق آموز ثابت ہو۔

بہرحال یہ اچھی بات ہے کہ نیٹ معاملے میں جانچ کو سی بی آئی کے حوالے کردیا گیا ہے اور جانچ شروع بھی ہوگئی ہے۔ کچھ گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ ایک غیر مصدقہ رپورٹ کے مطابق جو لوگ اس دھاندلی میں ملوث ہیں ان میں سے زیادہ تر کا تعلق حکمراں جماعت سے ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو حکومت کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے کو ایماندار اور سچا ثابت کرے، کیونکہ لوک سبھا انتخابات کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ مودی حکومت کی ساکھ اب زوال پذیر ہے۔

atiqfaruqui001@gmail.com

اٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں

قطب اللہ

فلسطین کی آزادی اور خودمختاری کیلئے چھڑی جنگ مزید شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ دیکھنے میں تو لگتا ہے کہ محاذ جنگ سرد ہورہے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے، حالات روز بروز سنگین اور خطرناک ہوتے جارہے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 سے جاری اس جنگ نے اب نئی صورت اختیار کرلی ہے، نئے اسلحے استعمال ہونے شروع ہوگئے ہیں، جس کی توقع نہ تو اسرائیل نے کی تھی اور وہ مغربی طاقتیں جو صیہونی فتنہ کی جنم داتا ہیں، وہ حیران ششدر ہیں۔ حال میں مزاحمتی گروپوں کی ایسی تیاریاں سامنے آئیں کہ امریکہ بہادر کو بھی اپنے چہیتے اسرائیل کو سخت جواب دینا پڑا کہ جنوبی لبنان سے دور ہوجاؤ ورنہ اس جنگ کے عالمی شکل اختیار کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔ حزب اللہ تو جدید آلات حرب کا استعمال پہلے سے ہی کررہا تھا لیکن اب حماس نے بھی ڈرون سے حملے شروع کردئے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ جنوبی غزہ کے رفح شہر میں جس حولناکی اور بربادی کی تصویر مغرب اور صیہونی حکومت نے پیش کی تھی وہ سامنے نہیں آئی۔

اس بار حماس نے جنگ کو رفح باڈر پر گوریلا حملوں میں تبدیل کردیا ہے جس کا خاطر خواہ نتیجہ سامنے آیا۔ نیتن یاہو نے پہلے شمالی علاقے میں حملے کرنے کے بعد اعلان کیا تھا کہ جس کو امن چاہیے وہ اپنی جان بچانے کیلئے جنوبی غزہ کی جانب کوچ کرجائے، بہت سے لوگ وہاں گئے بھی لیکن ان کے ساتھ عام شہریوں کے بھیس میں کثیر تعداد میں حماس کے وہ مجاہدین بھی منتقل ہوگئے جو جنوبی علاقے کے چپے چپے سے واقفیت رکھتے تھے۔ جنگ چھڑنے سے قبل ان کی وہاں تربیت بھی ہوچکی تھی اور کہاں کہاں سرنگوں میں پہلے سے مہلک اسلحے سجا کر رکھے گئے ہیں اس کا علم انہیں تھا۔

اس لئے رفح باڈر پر اپنی بدعہدی کا ثبوت دیتے ہوئے صیہونی کمانڈروں نے جب حملے شروع کئے تو پہلے ہی مرحلے میں انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ اس کا نیتن یاہو کو ذرا بھی گمان نہیں تھا لیکن امریکہ بہادر کو اس کی بھنک لگ چکی تھی۔ اس لئے وہ سختی کے ساتھ اسرائیل کو وہاں جنگ چھیڑنے سے منع کررہا تھا۔ لیکن نیتن یاہو کی ضد نے ایسا نہیں ہونے دیا۔ امریکہ نے اس کے جواب میں اپنے گولہ بارود کی تازہ کھیپ روک دی۔ لیکن اسی کے ذریعے اسرائیل کو فراہم کردہ مرقاوہ ٹینک اور فوجی بکتر بند و دیگر نوعیت کی فوجی گاڑیوں کو حماس نے برباد کردیا۔ اس علاقے میں پہلے سے بارودی سرنگیں حماس نے بچا رکھی تھیں اس کے بعد جب وہاں سے اس کی گاڑیاں اور ٹینک گزرے تو وہ دھماکے سے اڑتے چلے گئے۔ اس سے انکار نہیں کہ اس علاقے میں اسرائیلی فوج نے مظالم کے پہاڑ توڑے، فلسطینی عورتوں اور بچوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا، لیکن اس علاقے کا یحیٰ السنوار کے دورے کے بعد مزاحمتی گروپوں نے آہنی دیوار بن کر اسرائیل کے سارے منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔

آج اسی کا نتیجہ ہے کہ نیتن یاہو کے خلاف اسرائیل کے ساٹھ فیصد عوام مخالف بن چکے ہیں۔ وہاں کثیر تعداد میں اسرائیلی افواج کی ہلاکتیں ہوئیں جسے دیکھ کر صیہونی عوام بل بلا کر سڑکوں پر آگئے۔ نیتن یاہو کی ضد نے پوری قوم کو ہلاکت کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ جس کے بعد اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی بیوی اور بیٹے کو تل ابیب میں ایک پریس کانفرنس کرکے اس کا رونا رویا گیا کہ ہمارے ہی لوگ میرے شوہر اور کنبہ کے دشمن بن گئے ہیں۔ عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کیلئے محترمہ نے اپنے نوجوان بیٹے کو بھی ساتھ میں بیٹھا رکھا تھا جس میں کوئی سیاسی سوجھ بوجھ بھی نہیں ہے۔ اسرائیل کے عوام کا غصہ نیتن یاہو کے خلاف بڑھتا ہی جارہا ہے کیونکہ نیتن یاہو جھوٹ پر جھوٹ بولتے جارہے ہیں۔ اپنے مرنے والے فوجیوں کی نہ تو صحیح تعداد بتارہے ہیں اور نہ ہی جنگ میں اپنی پسپائی پر کوئی بیان دے رہے ہیں۔ وہ صرف یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے حماس کو ختم کردیا ہے لیکن تصویر کا دوسرا رخ کچھ اور ہی بتارہا ہے۔ ان کے مطابق اگر مان لیا جائے کہ اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکت بہت کم ہے، تو وہ فوجی جو محاذ پر گئے تھے وہ لوٹ کرنہ تو اپنے گھر آئے نہ اپنی بیرکوں میں گئے اور نہ ہی اپنے گھر والوں اور عزیزوں کے فون کال یا ریڈیو گفتگو کا کوئی جواب ہی دے رہے ہیں۔ ان کے عزیزوں کے استفسار پر اسرائیلی فوجی افسران صرف خاموشی اختیار کئے بیٹھے ہیں۔ اسرائیلی حکومت کے اس رویہ سے عوام میں غصہ بڑھتا ہی جارہا ہے۔

> ”جنگ میں جہاں ایک طرف حزب اللہ نے شمالی اسرائیل کو نشانے پر لے رکھا ہے اس نے ایلات کی بندرگاہ اور فوجی ہوائی اڈے کو مکمل طور پر ناکارہ بنا دیا ہے توحیفہ کی بندرگاہ کو کاروبار کے لیے مستقل طور پر بند رکھنے پر مجبور کردیا ہے۔ حزب اللہ کے ساتھ جہاد اسلامی تنظیم عراق نے بھی صیہونی جاسوسی اڈوں کو ناکارہ بنانے کے بعد اسرائیلی افواج پر نئے حملے شروع کردئے ہیں۔“

جنگ میں جہاں ایک طرف حزب اللہ نے شمالی اسرائیل کو نشانے پر لے رکھا ہے اس نے ایلات کی بندرگاہ اور فوجی ہوائی اڈے کو مکمل طور پر ناکارہ بنا دیا ہے، توحیفہ کی بندرگاہ کو کاروبار کے لیے مستقل طور پر بند رکھنے پر مجبور کردیا ہے۔ حزب اللہ کے ساتھ جہاد اسلامی تنظیم عراق نے بھی صیہونی جاسوسی اڈوں کو ناکارہ بنانے کے بعد اسرائیلی افواج پر نئے حملے شروع کردئے ہیں۔ پہلی بار حماس کے القدس بریگیڈ نے شمالی اور جنوبی غزہ میں گائڈڈ ڈرون کا استعمال کرکے دنیا کو چوکا دیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ حماس کے بڑے رہنما اسماعیل ہانیہ کی ہمشیرہ اور ان کے بچوں سمیت تیرہ افراد کی شہادت کے بعد اچانک حماس کی نئی جنگی حکمت عملی دیکھنے کو ملی کہ اس کے مجاہدین نے صیہونی افواج کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا شروع کردیا ہے۔ واضح ہو کہ اس سے قبل اسماعیل ہانیہ کے تینوں بیٹوں ایک بیٹی اور بیوی وہ دو پوتوں کو صیہونی درندے شہید کرچکے ہیں۔

اس جنگ میں غیروں سے زیادہ فلسطینیوں کو اس کے دوستوں اور ملت اسلامیہ کے نام نہاد لیڈروں نے پہنچایا ہے، حوثی مجاہدین نے حال میں بحراحمر میں دو ایسے جہازوں کو پکڑا تھا جن کا تعلق ترکی کی ایک جہاز رانی کمپنی سے تھا۔ وہ دونوں جہاز اسرائیل کے لیے امدادی سامان اور گولا بارود لے کر جارہے تھے تو 27 جون کو ترکی کا تیسرا بحری جہاز اسپین نے پکڑ لیا۔ وہ بھی اسرائیل کے لیے 30 ٹن بارود اور دیگر دھماکہ خیز مادّے اور کثیر مقدار میں کلورین اور کیمیائی اشیاء لے کر جارہا تھا، اُس جہاز نے اسپین سے مدد مانگی تھی کہ بین الاقوامی قانون کے تحت مجھے ایندھن مہیا کرایا جائے کیونکہ میں پریشانی میں ہوں اور اس کے علاوہ مجھے صاف اور تازہ پانی بھی دیا جائے لیکن جب اسرائیل کو اس کا علم ہوا کہ یہ جہاز ترکی کا ضرور ہے لیکن یہ تو فلسطینیوں کے خلاف موت کا سامان لے جارہا ہے، اس کے بعد اسپین نے اپنے آبی حدود سے اس جہاز کو فوری طور پر نکل جانے کو کہا۔ نیز اس نے بین الاقوامی قانون کو چیلنج کرتے ہوئے اسے ایندھن دینے سے صاف منع کردیا۔ اسی اثنا میں اسپین نے ایک اور بہادری کا قدم اٹھاتے ہوئے عالمی عدالت میں اسرائیل کے خلاف کھڑا ہوگیا ہے اس نے بھی صیہونی حکومت کو نسل کشی کا قصور وار قرار دیتے ہوئے اپنا میمورنڈم عدالت کو سونپ دیا ہے۔

ترکی کے اس بحری جہاز کا استقبال ایک مسلم ملک تیونیشیا نے کیا۔ اس نے نہ صرف اسے ایندھن مہیا کرایا بلکہ جہاز کے عملے کو کھانا اور تازہ پانی بھی پیش کیا۔ راستہ دینے کے لئے دوسرا مسلم ملک مراکش نے اپنے آبی راستے سے گزر جانے کی پیشکش بھی کردی لیکن جب ترکی کے اس جہاز کا بھانڈہ پھوٹ گیا تو یہ آگے بڑھنے کے بجائے تیونیشیا کے آبی علاقے میں رکا ہوا ہے۔ ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اسرائیل سے اپنے تمام تجارتی رشتے ختم کرلیے ہیں لیکن دیکھا جائے تو وہ بھی چوری چھپے اسرائیل سے کاروبار جاری رکھے ہوئے ہیں اور اسے بالواسطہ طور پر مدد پہنچا رہے ہیں، دیکھنے کو تو فلسطینیوں کے لیے اچھل کود زیادہ مچا رہے ہیں۔

فلسطینیوں کے یہ نادان دوست جو خود کو مسلم امت کا ٹھیکیدار کہتے ہیں، اگر ذرا بھی سخت رویہ اختیار کرلیتے تو امریکہ بہادر صیہونی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیتا لیکن ماضی میں تو متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور اُردن نے تو اسرائیل میں پانی اور غذائی اشیاء کے ٹرکوں اور کنٹینروں کی کھیپ پہنچانے کے لیے اپنے زمینی راستے مہیا کرادئے تھے، اس کے بعد یمن کے حوثی انصاراللہ کے فوجی اڈوں کو تباہ کرنے کے لیے امریکا اور برطانیہ کو اپنے فضائی حدود کا آزادانہ استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی تھی، حالانکہ وہ یمن کا کچھ بگاڑ نہ سکے لیکن دنیا نے اِن کے اصل چہرے کو دیکھ لیا۔

qutubullah123@gmail.com

’ایکس‘ کی دنیا

@Rosy

فرانسیسی خاتون رضا کاروں نے پیرس کے ایفل ٹاور پر چڑھ کر اپنے ٹاپ اتار دیے۔ یہ احتجاج ایسے وقت میں ہوا ہے جب وہاں پہلے راؤنڈ کے الیکشن ہونے والے ہیں۔

@Mazdak baba

ویڈیو:۔ ریس میں حصہ لینے والی یہ مغربی لڑکی اگر ہمارے یہاں (پاکستان میں) ہوتی تو ایک کالے برقعہ میں ڈھانپ کر کسی مسجد کے سامنے یا کسی چوک چوراہے میں کٹورا لے کر بھیک مانگ رہی ہوتی۔

@Amit Malviya

تیسری مرتبہ ناکام ہونے والے راہل گاندھی نے ہندو فرقہ کو پرتشدد کہا، جس پر وزیراعظم نریندر مودی نے اعتراض ظاہر کیا۔

یہ راہل گاندھی کی حیثیت لیڈر آف اپوزیشن کے پہلی تقریر تھی، جس میں انہوں نے ہندو فرقہ کو حقیر بنا کر پیش کیا۔ یہ نہ صرف شرمناک ہے بلکہ خطرناک بھی ہے۔

@Mallikarjun Kharge

الیکشن میں سیاسی اور اخلاقی جھٹکا کھانے کے بعد مودی جی اور بی جے پی والے خوب دکھاوا کررہے ہیں۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ آج سے دو پینل کوڈ کے تین قوانین ہورہے ہیں جو 146 ممبران کو معطل کرنے کے بعد زبردستی پاس کرائے گئے تھے۔ انڈیا اب ایسے بلڈوزر قانونی نظام پر حکومت کو چلنے نہیں دے گا۔

@Hussain Haqqani

پاکستان:۔ معاشیت کا اصول ہے کہ قیمتوں میں کمی اور اضافہ طلب اور رسد کے اتار چڑھاؤ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ لیکن پاکستان میں میڈیا تیل کی قیمتوں کے معاملہ میں طلب رسد اور عالمی منڈی کی بات نہیں کرتا اور یہ تاثر دیتا ہے کہ جیسے قیمت میں اضافہ اور کمی اللہ کے فضل کا نتیجہ ہے۔

عین عشق@

اسے پتہ ہی کہاں ہے جدائی وحشت
اسے تو کوئی چھوڑ کر کبھی گیا ہی نہیں

@Ayesha Amna

مکھی کے بارے میں انگریز سوال کررہے ہیں کہ ہمارے نبی کریمؐ کو کیسے پتہ چلا تھا کہ اگر مشروب میں کوئی مکھی گر جائے تو اسے مکمل ڈبو کر باہر پھینک دیا کریں کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے ایک پر میں بیماری ہے۔ ٹویٹر پر ویڈیو دیکھ کر سب حیران ہیں۔

@Rahila Mujahid

یہ رپورٹ ڈیلی میڈیا نے شائع کی ہے، ملیشیا میں 80 بھکاری پکڑے گئے ہیں جس میں سے 77 پاکستانی ہیں۔ ویڈیو میں دیکھیں کہ کس طرح بھکاریوں کو پکڑا جاتا ہے۔

@Asma Azam

جو آدھی ہے گواہی تو سزا پوری ہے میری
کہ عورت پیدا ہونا بھی تو مجبوری ہے میری

اسماء اعظم

@Ali Al

ہاتھ پکڑ کر جنت سے آئی تھی زمین پر
بچتا تھا آدم جس گناہ سے وہ بھی کروایا

@Maktoob

تقسیم افراد کی تعریف میں اشوکا یونیورسٹی کے طلبا نے فلسطین کی حمایت میں پلے کارڈ دکھائے۔ ایک پوسٹر میں لکھا تھا فلسطین کو آزاد کرو، قتل عام کو روکو اور تعلقات منقطع کرو۔

طلبا اشوکا یونیورسٹی کے اسرائیلی اداروں کے ساتھ تعاون کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔

تشنہ لب @

ہم نے وہ آنکھیں نہیں دیکھیں ورنہ ہم بھی
ڈوب جانے کو کناروں پر فضیلت دیتے!!

پانچواں درویش@

آج صدقے نہ کیے تھے ورنہ دل کی
عادت نہیں ہے کہ آہ کرے

@ANI

ٹی ایم سی کی ایم پی مہوا موئترا کا پارلیمنٹ میں بیان: جب پچھلی مرتبہ میں یہاں کھڑی ہوئی تھی تو مجھ کو بولنے نہیں دیا گیا تھا، مگر حکمراں پارٹی کو اس کی بڑی قیمتیں چکانی پڑی تھی۔ ایک ایم پی کی آواز کو دبانے کی کوشش میں آپ کے 63 ممبران کو مکمل طور پر بٹھا دیا۔

@Abbas Khan

دعوؤں کے تراوز میں تو عظمت نہیں تلتی
فیتے سے تو کردار کو ناپا نہیں جاتا
اوروں کے خیالات کی لیتے ہیں تلاشی
اور اپنے گریبانوں میں تو جھانکا نہیں جاتا

@Narundar

وزیر داخلہ امت شاہ اسپیکر سے شکایت کررہے ہیں کہ وہ اپوزیشن کو زیادہ رعایت دے رہے ہیں۔

@Rohini Singh

راہل گاندھی نے نہ صرف بی جے پی کے تضادات کا پردہ فاش کردیا بلکہ لوک سبھا کے کیمروں اور مائیک کی حقیقت کو بھی بیان کردیا۔

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں

ایکسیوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں